

تذکرہ سلطان

(قطعات و رباعیات)

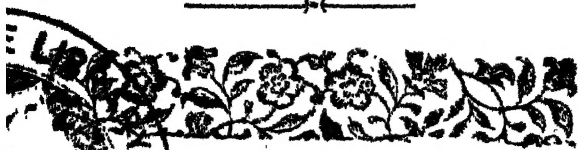
پیش کشنِ رگاہِ حجابِ حضرت خداوندِ نعمت پیر و مرشد

جہانِ پناہ ظلِ شجائی خلیفۃ الرحمٰنی علیہ حضرت سکنت شوق

حضور پر نور نوابِ عثمان علیچان بہاؤ

سلطانِ وکنِ خلد متلاک و سلطنتہ

گذرانیدہ جانِ نثارِ موروئی کشنِ پشاد و تشاد میں السلطنتہ



۱۵۹۸۹	۱۵۹۸۹
ح ۵۱	قرن ثانیہ
۱۰۹۸	کتاب نمبر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قطرہ تاریخ تہنیت تخت نشینی علی حضرت
سکندر رشوک چمنور پرنور نواب عثمان علی خان بہادر
سلطان دکن خلد اللہ ملکہ

سلامت بین میرے آقا الہی بقا جسکے دم سے ہو ملک کن کو
دقا جو ہیں مسند آرا سے دولت شہنشاہی فتوت مرہ کا مگر

سعید جہان میر عثمان علی خان بنی
امیرن سلطان غنویں کے والی

ہوے جلوہ آرا جو تخت پدر پر
تو سب نے کہا جان مین جان آئی

یہی شاہ محبوب کے جانشین ہیں
انہیں سے ہے خستہ دلون کی تسلی

یہی مریم زخم بیچارگان ہیں
انہیں سے شفا درد مندوں کو ہوگی

خدا کے کرم سے ہے امید کو
کہ یہ نہ ہال گلستان شاہی

اب جد کے نعم البدل ہو نگو ثابت
رہیگا جہان ہو کے انکا فدائی

رعایا کے دل کو مستح کرینگے
بصد دلنوازی بصد چارہ ساری

خلائق کے محبوب بن کر رہینگے
پدر کی طرح سے بتائید باری

ہوا خواہ تخرم ہوں بدخواہ پر غم
بڑھے عمر اقبال مین ہو ترقی

یہ تاریخ فے نذرے شاد چلے

مبارک ہو سرکارِ سند نشینی
۲۹ ہجری ۱۳

قطعہ ہنیت تخت نشینی

حیدر آباد کن ہو گیا پھر شک چمن میہرستان علیخان ہو سلطان دکن
پھر بہاؤ گئی اٹلاتی ہوئی گلشنِ اصفیٰ شمع ہوئی شکرِ خدا پھر روشن
گر چہ پیرِ اتمہا تقدیر کو فلک نے سبکے فضلِ معبود سے پھر رام ہو اچھ کھن
مثلِ غنچے کے تھر تھکا ہو کر لے کر از سر نو تروتازہ ہوا ہر ایک چمن
ہو مبارک تھیں یہ وطن ملک دکن بکراجیت کو جطر ح ہو نگاہ سن

شکوافت ہو گیا تمہیں چاہے تمہیں اللہ کے محبوب علیا نے کن

راج الوقت محبت سے ہو جائے ہو زمانے کے دلون پر ہی سکو کا چلن

عدل اور داد کی حال ہو مشاہد ہو چراغ کرم وجود و سخاوت و شمن

خلق ایدہم و مروت کا اثر ہو ایسا موم بن جائے اگر ہاتھ میں آگ آہن

سبکی امید ہو تم سب کو ہر دم سے امید اپنا ہو غیر مواجبات بن یا ہوں دشمن

عقل تیسیر بہن دو لون مشیر شاہی اور ذکاوت کی فرا کی ہو شمعین روشن

گرچہ ہیں یہ صفات آپ میں لیکن دعا یہ صفات ترقی کریں خلاق زمین

میرے مولانا و آصف کی جیکہ ہوئی میرے عثمان علی خان کا ملا سچر دامن

خوف کیا مشا جھوٹیکہ ہے فضل جن آتش شکر میں جلا رہے ہیں جلیں دشمن

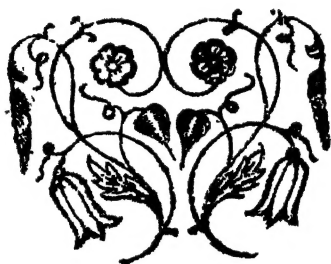
قطرہ تہذیبِ تخت نشینی

تختِ اور تاجِ مبارک پہ تھیں بسیم اللہ میرے عثمان علی خان بہادر و ذبیحہ
 تم ہو محبوب کے محبوب کے پیارے فرزند کہتی ہے خلقِ خدا ملکِ دکن کا تھیں شاہ
 حسن میں صورتِ شیریں ہو تم لاٹانی نظرِ بد سے بچاے ہے تم کو اللہ
 رعایا کے دلوں پر ہے سکہ جاری سب کہیں عدل میں کسے تھیں عیاجا
 دھرم میں آیتِ رحمت تھیں مخلوق کے دوست دشمن بہادر شاہِ اکرم کی ہونگا

مستند و نکی جو حاجت بر آری کیجے کام سب کے بنجائیں گے در خواہ

خیر خواہ آپ کے دل نشا پرین عالم میں

اور بد خواہ جو ہیں وہ ہیں با حال تباہ



رباعیات

تبقیب رونق افزوی حضرت خداوند عمت
 پیرو مرشد جهان پناه ظل سجانی خلیفۃ الرحمن
 اعلیٰ حضرت قدر قدرت حضور پر نور بندگان
 عالی متعالی نواب میر عثمان علی خان
 بہادر سلطان دکن خلد اللہ ملکہ
 وسلطنتہ

یاعلیٰ
 اصفت کی جذباتی کاہست کچھم
 ہزاروں سے گھڑین نیلایا تم

آئے بوقت و کذبہ احزان میں
 میرے دل مجروح کا یہ مزمزم تھا

رباعی
 محبوب کا جس وقت کہ غم یاد آیا
 پھر چرخ کا اندازہ نہ یاد آیا
 بنیاد مرے مکان میں آنی والی
 اصف کا مجھے جیسا کہ مر یاد آیا

رباعی

حضرت کے قدم سے یہ اعزاز ہوا
 فدوی نظرِ خلق میں ممتاز ہوا

ہوئے ہیں سرفراز بھی یں قلندار
 یہاں کے قدموں سے سرفراز ہوا

رباعی

سلطانِ دین آج جوہانِ حرام
ہنستِ کچھن کا بستِ اخراجِ حرام

کیا نشانِ کرمِ آصفیاء کی ہر نشا
بینِ اوصفتِ حقان وہ سلیمانِ حرام

رباعی
 سب کے سب میں تھی لبون پر فریاد
 سبھا تھا کہ دست کسی سودا کی قرار

پارلطف و کرم حضور کے ہیں ایسے
 آصف کی عنایت بھی یاد آتی شکلا

رباعی

یار بزمین سرکار پیشتر آباد
یار بزمین سرکار پیشتر در شاد

کریمشان کریمی ہے تصدق جان
سرا کریمان اور کریمان کا نبینا

رباعی

صدیق اگر آقا ہے مرانبدہ نواز
محمود ہے گرشاہ تو ہے شیکار باز

ہر وقت نکلتی ہے پیر دل سے دعا
حضرت کیلے ہو اقبال فنونِ عمر دراز

یاعلیٰ

محبوبے غمین تھا بصد سوز و گداز
سجھاتا نہیں کوئی مرادِ مسا

عثمان علیخان نے جلا بایجھکو
یہ لطف و کرم نہیں مگر ہے اعجاز

رباعی
 اس گھڑین جو حضرت کے قدم تہین
 ہوا رہے جاہ و شہ تہین
 کہتے ہیں ہی شکار سے شکار انداز
 اعزاز پہلے ترابہم تہین

رباعی

آئے ہیں قدم شاہ کے اقبال
وہ شاہ ہو ہے نام خدا خلق نیاہ

صد شکر کہ ہیں نیک کے گھر جلوہ فوز
غمان بے یحسان بہادر حجابہ

رباعی

وہ شاہ جو ہے ذی شہم و فزانہ
مے جلوہ فزا با تیر کے شایانہ

بیجا نہیں گرین یہ کہون آجکون
غریبکہ وہ مثلاً ہے دولت خانہ

رباعی
 اعانت کی جب سوا ہی آئی
 اک شور ہوا یادِ بہاری آئی
 اس نے پہ پہو جان و زبان ہونٹ لگا
 گویا میرے گھر رحمتِ باری آئی

راجی
 ہمارے جلوے سے کان روشن ہے
 ہے مطلع آفتاب و روزن ہے
 کہے ہیں بولے خدا قدم خاک نے
 اس گھر کی زمین جی پھینکے ہے

رباعی

تو قیصرِ بھائی مری شاہما تو نے
قطرے کیا گوہر کیا تو نے

خلعتِ گلگونِ ذکرِ مینِ عزت کا
کیا کچھ نہ دیا ہے مرے اقا تو نے

یاجی

اقبال ہے عمر ہے تمام ہے
ہر روز ہے ہر شام ہے

بڑا ہے کہ دل نکلا دیا ہے
دوست ہے راحت ہے برا ہے

رباعی
 فردی ہوں شکر خوار ہوں دوستی ہی
 دنیا ہے مری یہی تو مقبلی ہے یہی
 شہ کا میں یہی خواہ رہوں ہر دم
 مطلب ہے یہی اور تمنا ہے یہی

رباعبات و رسپاس عطاس خلعت
 جواہر از پیشگاہ حضرت خداوند نعمت
 پیرو مرشد جهان پناہ ظل سبحانی
 خلیفۃ الرحمانی اعلیٰ حضرت قدر قدرت
 فلک شکوکت حضور پر نور بندگان عالی مقام
 مدظلہم العالی خلد ملک

یابی

فدوی کو جو سر کا خلعت بخشا
سرمایہ افتخار و عزت بخشا

حق یہ ہے کہ ارمان تو مٹا ہی سوا
تو نے مجھ کے آپر دست بخشا

رباعی

دی شہ نے گڑھی اور چڑا تو کھڑا
فدوی کے لیے فخر نہیں پہنچھوڑا

قیام برکت کی گڑھی پر گڑھی
دشمن کیلئے اسکا ہے تورا کھڑا

راہی

جھوٹا نہیں قیرون کی طرح دولت کا
شہسخت کینے سے نہ کیا نہ کچھ شکوت کا

آغوش میں آصف کے پلاعت
نوابان ہون حضور سے فقط غریب کا

ریاضی

خواہان نہیں جاہ و چشم و خلعت کا
غرا نہیں اپنے منصب و قدرت کا

آئین شرافت کا تقاضا یہ ہے
اکشاد طلبگار ہوں عزت کا

رباعی

سزا سے نہ ہفت پاچہ کا خلعت
 فدوی کو عطا کرے بڑا آگے غت

جس تک کہ قیام نہفت افلاک کو ہے
 باب رہے سزا پیری حوت

رباعی

ز گنجینه بیان اور بوی شیرینی
دولت ملی عزت ملی توپ ملی

کس منہ سے کہو شای عطا شکریا
حق پہاڑ کہ اعزاز کی جاگیر ملی

راہی
 فیروزہ کی گنجشہ جلی
 ہے فال کہ آہنگا مقصود کی

آئی ہے باغ غنیمت و غنیمت بین
 باب ہر وقت کلی و کلی

رباعیات در سپاس عطاے تصویر
 صاحبزادگان بلند اقبال از پیشگاه
 حضرت خداوند نعمت پیرو مرشد جهان پناه
 ظل سبحانی خلیفه الرحمانی علی حضرت قدرت
 فلک شوکت حضور پر نور بندگان عالی متعالی
 یطلمهم العالی خلد الله ملک

رباعی

تصویرین عنایت جو بدین شجر
یہ لطف و عنایت کہ بدین سب آیت ہمار

سایہ سے چار یار کا حضرت پر
اسے کیا سلاست بدین ایہ سرکار

رباعی

تصویر غایت ہوین شہزادگی
عزت بڑی عظمت بڑی تو قریبی

اس جہت کرم کا کیا شکرون
قدحے ہزار جان سے شہ پروردی

رباعیات در سپاس عطاے انبیا پیشگاه
 حضرت خداوند نعمت پیر و مرثیہ جهان
 ظل سبحانی خلیفۃ الرحمانی علیہ حضرت
 قدر قدرت فلک شکست حضو
 پر نور بندگانِ عالی متعالی مدظلہم العالی
 خلافت ملک

وای

مکن نهین ان آموکا بو وصف او
 لب بندین لذت کهون دنیا کی

خوش نگین خوشین خوشین
 هر چه اینک فاص طرح کله فر

رباعی
 فردی کو عنایت کیے نشانے تم
 ہر دم سے تمنا نہ مقصود کا جہم

لیکھنے فرمائی اور اشعار زبان
 پر اب کمال دین شہین کام

رباعی

منبرِ ہوا آم سے حضرت کا غلام
ہے شکرِ مین از زبانِ یہ کیا بر انعام

نوشِ کے دلِ پشیمانی کہتا ہے
انہی غمِ غیب کا شکر اگر اک آم

رباعی

بند کے کو عنایت ہو پوشتہ تمام
ہے خاص اعرار زمین ہے کچھ کام

اصف کا چین ہمیشہ سبز ہے
برائے بچا کو کیا شیریں کام

دیواری
 فزوی چو عنایت کی طرح سے اندر
 ہر لحظہ و ہر ساعت و ہر شاہ و گاہ
 آہوں کا کرون شکر ادا کس بندے
 چھوین چھوین اندیشہ آصفیہ

رباعی

شام و گماہ

بندے کی عیاری اور شام و گماہ
 ہر دم نظرِ لطیف رکھے یا اشد

جب طرح سے محبوب بالاختیار
 بالینِ مستحضر دے ہی شام و گماہ

با عیادت در سپاس عطاے طر الفلاس
 از پیشگاه حضرت خداوند نعمت پیرو مرشد
 جهان پناه ظل سبحانی خلیفۃ الرحمانی
 علی حضرت قدر قدرت فلک شوکت
 حضور پر نور بندگانِ عالی متعالی ظہیر العالی
 خلد اللہ ملکہ

رباعی

بچوں کو کھلوئے جو بویشہ عطا
خوش ایسے ہو گمگنی دولت گویا

سب کھلتے ہیں اور دعا دینے
اللہ سلامت ہیں شاہِ والا

رباعی

کس منہ سے ہو شک کہ شہادہ ادا
ہر ایک بن موت سے غلٹی زد دعا

شہزادوں کو اللہ نواز ہے جیسے
شہ نے مرے بچوں کو سزا فرمایا

ربی
 چون کو کھلوئے کشت
 بیتاب سے دیکھ کے اچھے کو
 روتے رہوئے کا ذکر کیا ہوا بے شک
 خواب روشن بھی تو بھول گئے

رباعی

جبر طرح کھابو نون کے عطا ہو نہ
زینت ہوئی آجوان گھر فندوق کیلئے

یون ہی نظرِ لطیف کو رم سے شکا
عزت ہے کمین اور بسین گھر کے

راہی

کیا شک نہ کروں گا کہ یہ ہے
خوش بین کہ حضور سے عنایت ہو

جس طرح گھر و زندون کی اور ان سے
اگر کسی ایسے ہی سبب سے گھر آئے

رباعی
 زین گهرین دیو
 قلعے کو حضور نے
 محبوب کے سارے
 پہ پہ بچے

اب پرورش نکی شاد ہر شاہ کو
 کھل جائیں خدا کرے مقداری

رباعیات در سپاس عطاے اسٹیشنری

از پیشگاه حضرت خداوند نعمت پیر و مرشد

جهان پناه ظل سبحانی خلیقۃ الرحمانی عالم حضرت

قدر قدرت فلک شوکت حضور پر نور

بندگانِ عالی متعالی مدظلہم العالی

خدا شکر

ریاضی

اس پیشانی شہ سے ہوئی مجاہد عطا
جہد میں حال پر ہوا فضل خدا

مقصود حضور کا یہی ہو اے دنیا
پہنچا جو قلب ان وزارت کا ملا

رباعی
 کس در جو غنایت ہے شہید الہی
 اس پیشہ کی پہچ کے عزت بخشی
 اطاعتِ شہی کا نہ احاطہ ہو دنیا
 لکھا ہے تا عمر اگر فانی

رباعی
 استثنیٰ کو کہے پرستی و جہاد
 ہر شے سے نمایان ہر فاسد
 بچین این جنس کا رنگ کرکٹ
 کیا حسن سلیقہ ہے شاکاواہ

رباعی

اس پیشانی سے ہوا فادوی ممتاز
سامان یہ کھنے کا ہے سہ ماہی ناز

کلمہ کے یہ ہر وقت پر ہما کرتا ہے
ہو شاہ کا اقبال فزونِ عمر دراز

رباعی
 ہر روز ہے شکی غنایت پہچو
 ہر وقت ہے چھپو غنایت کی نظر

غنات کا طلبگار ہوں غنایت پہ
 غنایت کے شاہ مجھ کو اے داؤد

رباعی
 ایچہ چشم کی نہیں غواہش وائے
 دولت کی بھی پروا نہیں تو آواگاہ
 کہین ہون تو خدا را سکی ہے فکر
 دلی سے بات نہ لگا کر چاہین

رباعی

دیندار ہوں اس واسطے ہی دین کا بار
عادتِ پین مانگوں تو ہمیشہ سدا

یہ کہیے تو کل پہنچا ہے ہر امید
ابو جانیگاہ سب ادا ہو چکا ہے گریہ



